

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مریضِ غم و دجہاں کے لئے بس  
ہے ذکرِ نبی اک و والہ اللہ اللہ  
مجموعہ نعتیہ کلام  
(موسوم بہ)

# کلامِ عارف

حسب الارشاد

عقیدتِ مندان و حارِ نیت و پرستارانِ انسانیت  
مؤلفؔ

دیوبندیاں سر بر استودیاں

نائب صدرِ بزمِ جمالِ دیوبند  
بارِ اول ایک ہزار جلد۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء عید الفطر  
قیمت فی جلد پچاس پیسے (۵۰)

# انتساب

اُس فرودس مکیں روح آرزو کے  
نام

میں کے تہذیب و تمدن میں جسے بازگشت بن کر  
گونا گون رہتے ہیں

اور  
حوار ثقافت کے علم و ادب اور ثقافت کے اردو کھیلے  
تادم آخر

ہم تن رواں رواں اور کوشاں رہے

احقر ذیال فراخی



## پیش لفظ

اردو شاعری میں دو صنفیں بہت رائج ہیں ایک غزل دوسری نعت لیکن جس طرح غزل کتنا جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل۔ ایسا ہی کچھ معاملہ نعت کا بھی ہے۔ کیونکہ طبیعت کا بہاؤ اور جذبات کی زو علی فنی موزنگانیوں کے چکر سے بے نیاز ہوتی ہے۔ نیز اسی طرح شریعت کے احترام کے باوجود فقہ کی خور و بینیوں سے بھی عموماً بے پروا ہو کر گزر جاتی ہے۔

اس لئے زیر نظر مجموعہ نعت بنام گلہائے عقیدت پر لحاظ نگاہ ڈالنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس میں تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت رکھنے والوں نے اپنے دلی جذبات کا دالمانہ اظہار پیش کیا ہے۔ ان میں ہندو بھی ہیں مسلمان بھی۔ کیونکہ حضور صرف مسلمانوں ہی کے نبی و رہنما نہیں۔ بلکہ سارے عالم کے انسانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ سب ہی آپ کے وامن سے وابستہ ہونے میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ بقول حضرت ادب سیتا پوری مدظلہ محمدؐ ایک فرقے کے نہیں ہیں، محمدؐ سب کے ہیں اور بالیقین میں نہ لائے کیوں آؤب ایمان ان پر محمدؐ رحمتہ للعالمین ہیں

اس گلہ سستہ میں دیسے تو ہر تدارح نبی قابل احترام ہے مگر مزمع جمالؐ کے بزرگ سرپرست حضرت جمال صاحب اور سابق صدر ماسٹر سونچ نرائن سنگھ

آرزو مرحوم اور نائب صدر بابودی دیال سرواستو صاحب دیال بہرائچی خاص  
طور سے قابل ذکر و لائق تحسین ہیں۔ ان کہنہ مشق فکر شعرائے کرام کے  
کلام رنگیں سے کتابچہ کی زینت دو بالا ہو گئی ہے اور اس کی اہمیت کو  
چار چاند لگ گئے ہیں۔

امید ہے کہ بارگاہ رسالت میں گلمائے عقیدت کی ڈالی کو  
شرف قبول حاصل ہوگا اور ناظرین کا پسند عام اسکی بین لیل ہوگی۔

سرافقۃ الحروف

م. ن. خیالی۔ ایم۔ اے  
۳ جولائی ۱۹۴۲ء

{ قاضی پورہ  
بہرائچہ (دوبہی)

## مَعذرت

کتابچہ ہذا میں چند شعرا کرام کا کلام جگہ کی تنگی کے  
باعث شائع نہیں ہو سکا ہے۔ جس کے لئے نہایت معذرت کے  
ساتھ پر خلوص وعدہ کیا جاتا ہے کہ قسط دوئم میں ان حضرات کے کلام  
کو اولیت دی جاوے گی۔

نیازمند

دیال



## ۳۰ اظہارِ تشکر

آج اس مختصر مجموعہ نعت کو زینتِ طبع سے آراستہ کر کے اہل دل ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اول تو اس وجہ سے کہ مجھ جیسے ناچیز انسان کو دربارِ رسولؐ میں گلمائے عقیدت کا خوش رنگ و خوش بو شمعِ نذر کرنے کی توفیق ہوئی۔ دوئم یہ کہ اس کے ذریعہ ماسٹر سورج نرائن سنگھ صاحب آرزو مرحوم کے خزانہ نعت و مناقبت میں سے چند تبرکات کو صفحہ قرطاس پر محفوظ کرنے کا موقع مل سکا۔

ساتھ ہی ساتھ احسان فراموشی ہوگی اگر میں بابائے سخن حضرت جہاں بہرائچی کا شکریہ نہ ادا کروں جن کی ترغیب و ہمت افزائی سے اس بار گھر کے کو اپنے شعیف و ناتواں کا ندھوں پر اٹھانے کا حوصلہ کر بیٹھا ہاں سبکدوشی کی منزل تک پہنچنے میں اور بھی بہت سے کمزور ماؤں کا ہاتھ رہا ہے جن کا شکریہ نام بنام ادا کرنا مشکل ہے۔ البتہ مجموعی طور پر میں ان تمام حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے اس کا ذخیرہ میں دے دے، قلم سے، سنے کسی نہ کسی شکل میں بھی اپنے مخلصانہ تعاون سے نوازا ہے۔

آخر میں ناظرین سے اتنا اور عرض کرنا ہے کہ نقشِ اہل ہو اگر آپ کی قدردانی جو صلہ افزا ثابت ہوئی تو نقشِ ثانی کو بھی منظرِ عام پر لانے کی جلد از جلد کوشش کی جائے گی

احق دیال بہرائچی

بشرطِ زندگی!



## بارش نور

حضرت مولانا جمال الدین احمد صاحب جمال فصیحی ہر اپنی

یہ کون آ رہا ہے ہویرے سویرے  
نسیم سحر مشرودہ عام لائی  
بہار آئی ہر سو خراماں خراماں  
جہاں تاب اک پیکر نور نکلا  
ترپ جس نے ذروں کو بخشی کچھ سی  
رہا بھیل کر زندگی میں اجالا  
کرن عرش سو فرش تکیوں بچھا دی  
ہوئی بارش نور پیہم جہا جھم  
کھلا راز ہستی انساں سراپا  
ہو ارازی بود وجود آتش کارا  
تلاش رہ حق میں گم تھے جو انساں  
لیا لطف خالق نے لے کر نہانا  
جو دریائے فطرت ہیں کبے بہا تھا  
چمک اور دمک جس کی ایسی نرالی  
اس انداز کے ساتھ آئے محمد  
سکون و قرار جہاں بن کے آئے

کہ دونوں جہاں جگے اٹھے منہ اندھیرے  
جہاں جو کلی تھی وہیں مسکرائی  
خیاباں خیاباں گلستاں گلستاں  
لئے اپنی کرنوں میں جلوؤں کی دنیا  
ستاروں کی آنکھوں نے جن سو مہیا لی  
نویں ازل کا ہوا بول بالا  
کہ ادنیٰ کی علی سے نسبت ملا دی  
بنا بقعہ نور عالم کا عالم  
نہ جلوہ رہا کوئی باقی نہ پروا  
کیا خوب اہل نظر نے نظارہ  
ہوا شامل حال خود فصل یزداں  
ملا خلق کو رحمتوں کا خزانہ  
وہی آمنہ کو ملا دُرِ یکتا  
دو عالم کے چہرے پہ جیسے بحالی  
کہ ہر سہ نظر میں سمائے محمد  
وہ سر تاج امن و اماں بنکے آئے



# سلام

سلام اُن پہ ہے دو جہاں جن سر دوشن      مکین مکاں لا مکاں جن سے روشن  
سلام اُن پہ ہو عام احساں ہو جن کا      سب اپنا پرایا شنا خواں ہے جن کا  
جمال ان کا وہ ہے کمال اللہ اللہ  
کہ عالم ہے محو جمال اللہ اللہ

—————

## انسانیت کے چار چاند

سر نرم ازل کبان دو قالب تھے ساتھی      وہی چن چن کے احمد کو اُحد نے دیدیے ساتھی  
وہ ساتھی جن سر دوشن ندگی پاتے رہے ساتھی      وہ جن سے چار چاند انسانیت میں لگے ساتھی  
سوا دیشام سے لیکر سبائن صبح تاباں تک      شمع کے گرد یکسر مثل پڑا نہ رہے ساتھی  
بھرے طوفان میں بھی ٹکرائے ہر موجِ حوادث سے      بلا کے سر پھرے ساتھی بلا کے مچلے ساتھی  
جنونِ عشق کی ساری حلیں پامال کر ڈالیں      پھرے صحراب صحراب تھیلی پر لئے ساتھی  
نہانے سے رہے ممتاز مرنے اور جینے سے      جے تو موت سے کھیلے مرے تو ہی گئے ساتھی  
جمال اللہ پھر انسان کو چشم بصیرت دے  
سمجھ پائے تو پھر سمجھے بڑے ساتھی بھلے ساتھی



## قطعات خصوصی

از قلم گوہر رقم جناب ماسٹر سورج نرائن سنگھ صاحب آرڈو مرحوم و مغفور صدر بزم جمال ادب بہرائچ

- (۱) کوئی ہے ایسی طاقت پہ نازاں  
کسی کے ہاتھ سے مڑے جئے ہیں
- کوئی اب چاند تک پہنچے نہ پہنچے  
کسی نے چاند کے ٹکڑے کئے ہیں
- (۲) ہیں صحابہ بھی جمع گرد حضور  
اس سو ڈرہ کر کوئی تشت نہیں
- باوضو ہو کے جبریل آئیں  
یہ مدینہ ہے یہ بہشت نہیں
- (۳) فقر و فاقے میں بھی شکر کے ہوتے رہے  
اس جی دنیا میں کی تمثیل مل سکتی نہیں
- کیس قدر مضبوط ہیں چاروں عمارت کے ستون  
قصر امت کی کوئی دیوار ہل سکتی نہیں



سور البیان جناب عبدالوہید صاحب مکیری تہذیبی مرحوم بہرائچی

## قُطَعَات

(۱)

- بارگاہِ محیب تک پہنچے وہ عروجِ نصیب تک پہنچے  
اُن کی قسمت پہ رشک آتا ہے جو دیارِ حبیب تک پہنچے

(۲)

- رشکِ خورشید و قمر غیرت ہر جن پوشیر جس سے تابندہ یہ کل کارگہ عالم ہے  
مصطفیٰ سیدِ مکی مدنی العسری مگر فخر بنی آدم ہے



# نعت پاک

جذبات الحجاج شفیع اللہ صاحب شفیع بہرائچی

## قطعہ

ڈرے نہ ہم کبھی طوفان خیر موجوں سے      ہزار بار ہیں بحر بے کنار ملے  
وفا میں کسی کہاں کے فاشعار شفیع      ہمیں تو جتنے ملے وہ جفا شعار ملے



نہ جانتے تھے کوئی بات ہم قرینے کی      دکھائی راہ محمدؐ نے ہم کو چینے کی  
الہی خیر ہو طوفان میں سفینے کی      ابھی تو دور ہے منزلِ مدینے کی  
خیال نہ رہا نہ ہوں ہو کسی خینے کی      الہی راہ دکھا دے مجھے مدینے کی  
گذر سکے گی جی بھی نہ ناگنی قرینے کی      کسی بھی حال میں بات ہو مدینے کی  
گلوں میں پائی گئی ہے نہ مشک و عنبریں      جو بات ہم نے سنی آپ کے پسینے کی  
جھکی ہے جب بھی ہیں تو در عقیدت پر      جہیں نے بات یہ سیکھی ہے اک قرینے کی  
وہ تیرے جام و بولی کے کیا کھرے ساتی      جو پی رہا ہو ہمیشہ سے مے مدینے کی  
ہمیشہ ہم سے ہو بارانِ نور گنبد سے      نہیں ہے قید کوئی سال اور مہینے کی

قسم خدا کی نہ پایا کہیں شفیع اب تک  
جو کیف دے کسی مجھ کو سحر مدینے کی





## آثارِ توصل

تأثرات جناب صوفی نور اللہ شاہ صادق صوفی عرف ابو محمد صدیقی بہرائچی

### قطعہ

ترے غم سے ہے مراد اسطرح تراغم ہی عیشِ دوام ہے  
 نہ جہاں خودی کا وجود ہے مرے عشق کا وہ مقام ہے  
 تری ہر ادا میں سمو گیا تری شکل ہو بہو ہو گیا  
 مری زندگی ترا آئینہ تری ذات وصفِ تمام ہے

اب یار کا ملنا کیوں دشوار نظر آئے جب صوفی کامل سا غمخوار نظر آئے  
 طالب کو اگر منزل دشوار نظر آئے لے کام جو تہمت سے ہموار نظر آئے  
 اپنی ہی تجلی خودِ حقیقی حاصل ایسا ہو آئینہ دل میں کیا اغیار نظر آئے  
 خود دید کو اپنی ہی اس شکل میں آیا ہوں پھر کیوں وجود اپنا با کار نظر آئے

اُس منزل مقصد پر پہنچا ہے ترا صوفی  
 ہر کام توصل کے آثار نظر آئے

### قطعہ

جذبات جناب کمال الدین احمد صاحب کمال مرحوم بہرائچی  
 دیارِ طیبہ کے نقش نگار کیا کہنا گلوں سو بڑھ کے جہاں کے میں غل کیا کہنا  
 تمام عالم دنیا و دین کو مہسکائے وہ ایک نکتہٴ فصل بہار کیا کہنا



# سلام بدرگاہ خیر الانام

قادرا کلام بلاغت نظام جناب م. ن. خیالی صاحب ایم. اے. بہرائچی

## سُبَّاعِی

وہ ختم رسل خطاب پانیوالے  
آئے جو آخر میں خیالی سمجھا

اللہ کی آخری کتاب لانیوالے  
ہر کھل دور سے کہیں خطاب پانیوالے

## سلام میرا

صبا دینے میں کئی اوسو کتنا جا کر سلام میرا  
ذرا سا ہو کام کر خدا را نسیم نازک خرام میرا  
انھیں کا ہر ذکر خیر ہم لب لباب اور دلینا دانگی  
وہ محبت کل ہیں ان کے لطافِ خیر سے دور کیا ہے  
نئی رہے رسم و راہ یونہی ہو کرے یونہی کتنا سننا  
وہ پیش زیادہ جو سے ہو سقیم زیادہ جو سے

پیا شوق آئندے دید عرض کرنا پھر لیکن نام میرا  
کل حقیقت یہ پیش کرنا ادب سے کہہ کر سلام میرا  
درو دہان پر سلام آپس و طیفہ صبح و شام میرا  
ذرا ہوشم کرم کو جنبش دے تو بجائے کام میرا  
پڑھا کروں میں سلام انہیں سنا کریں وہ کلام میرا  
اسی نے ناب سے بھر نیلے کنارے کو تر وہ جام میرا

یہاں ہے دل کی لگن خیالی میں مرد ہا ہوں اس آرزو میں

وہ بزم محشر میں کاش کہیں یہ آ رہا ہے غلام میرا

گناہوں سے مرے لمیں کہیں نفرت نہ آجائے  
ہماری فرد و عیال کچھ تو لیں شافع محشر

کہیں تو دامنِ پیر زبد کی زلفت آجائے  
یہ ناممکن ہے ان کی جوش پر حمت نہ آجائے

— دِیال —



# نعتِ پاک

از قلم گوہرِ رسم جناب سید محمد صادق کامل (رکھتوی) منظر نگری۔ سرکل ایکٹروپین ہراج

زباں تر ہو صلّ علیٰ کتے کتے	نکل جائے دم مصطفیٰ کتے کتے
جو پہونچے شہِ دین سرِ عرشِ اعظم	مچی دھوم صلّ علیٰ کتے کتے
بروز قیامت صراطِ خدا پر	گذر جاؤں گا مصطفیٰ کتے کتے
ملا ملنے چومے قدم آسماں پر	ملے انبیاءِ رحبہ کتے کتے
کرامت ملی اور کسی کو ولایت	شب و روز صلّ علیٰ کتے کتے
مدینے میں یارب مری جان نکلے	محمد شفیع الوری کتے کتے
محمدؐ محمدؐ، محمدؐ محمدؐ	میں جاؤں گا پیشِ خدا کتے کتے

بس اب اور کیا چاہئے تجھ کو کامل  
خدا مل گیا مصطفیٰ کتے کتے

## تأثرات

جناب تر بھون نا تھ زُنشی صاحبِ نزلِ سرا دھلوی ،

جو بھولا تھا سبقِ سب کو پڑھایا تو نے پھر آکر

تو ہی وہ رحمتِ عالم و اُستادِ زمان تو تھا

شرابِ سرمدیِ احَدیتِ قرآن کے سا غرسے

پلا دی مشرق و مغرب کو وہ پیرِ مغال تو تھا



## نعت شریف

تأثرات جناب محمد سلیمان صاحب صوفی بزرگ

توجہ خدا کی قسم دیکھ لیتے	جو طیبہ کا صحن حرم دیکھ لیتے
نگاہوں کا اپنی بھرم دیکھ لیتے	چمکتا اگر سامنے نور اُن کا
وہیں توڑ کر اپنا دم دیکھ لیتے	مدینے میں یوں پوری ہوتی تبتا
اگر ہم وہ رشکِ ارم دیکھ لیتے	نظاروں سے روحانیت پاتی راحت
نبیؐ کا جو نقشِ قدم دیکھ لیتے	یہ چشمِ تنابھی پاتی بصیرت
یہی آرزو ہے کہ ہم دیکھ لیتے	چمن زارِ طیبہ کے گلہائے رنگیں

یہ دل سوز صوفی کی حالت الہی  
کبھی بانیانِ کرم دیکھ لیتے

## قطب

ہے موت بھی آسان نہیں شوار ہے جینا	گردابِ صوبت میں پھنسا اپنا فینہ
چشمِ کرم سے دیکھئے سرکارِ مدینہ	کیوں موراِ لامِ دیالِ حزیں رہے

— دیال —

مری جیات کا مقصد ہی فوت ہو جاتا  
جو دل میں الفتِ خیر البشر نہیں ہوتی

— کہانی —

## نوتِ پاک

فداے ملت جناب غریب صاحب شاگرد رشید شوق مرحوم بہرائچی

گراں کی عنایت ہو جائے گراں کا اشار ہو جائے  
مغرب سے پلٹ آئے سورج اور چاند دوبار ہو جائے  
اے باعثِ ایا عالم ہو ہم کو یقین یہ بھی محکم  
مگر عشقِ حبیبِ دین مل جائے کسی کچھ لذت  
کوڑو بننے والے کے لب آجائے تمہارا نام یہیں  
میرے لڑکشتی کا دین مبتلا ہوا دھارا ہو جائے  
اے نوزگاہِ عبدِ پھر وہ ہی اشار ہو جائے  
جو آپ ہمارے ہو جائیں کوئیں ہمارا ہو جائے  
جو غم نہ گوارا ہوتا ہو وہ غم بھی گوارا ہو جائے  
ہر ج تلطم ساحل ہو طوفانِ سہارا ہو جائے

یہ بات غریب اکثر ہم نے دیکھی ہے غم پیغمبر میں  
جو اشکِ مرثیہ پر آجائے وہ آنکھ کا تارا ہو جائے

## نعت شریف

جناب محمد صدیق صاحب کمرانی بڑھی بہرائچی

قطعاً

شریکِ درد و غم کوئی نہیں ہے بس اپنے اشک اپنی آستین ہے  
سہارا اس کی کمر کی کمر ہے بڑھی وہی جو رحمتِ عالمیں ہے

تأثرات جناب لالہ لچھی نرائن صاحب میٹھا جے پوری  
جیراں ہوں میں بچھکے خلیقِ احمدی مجھ کو ہی خدا نظر آیا بشر کے ساتھ  
اپنے حبیب کو ہی بنا یا پیا مبر اللہ کو ہے کتنی محبتِ بشر کے ساتھ



## بات کرو

جناب محمد صدیق صاحب مکرانی بزمی ہرابی

پھر اُوسی نو رتن کی بات کرو	پھر شہ ذوالمہن کی بات کرو
روئے شاہِ زمین کی بات کرو	مت کسی گلبدن کی بات کرو
کھول دی جس نے زندگی کی گرہ	اُس شگفتہ دھن کی بات کرو
سُسن چکے ذکر کوثر و زمزم	اب تو چاہِ ذقن کی بات کرو
اُس پسینے کی بات کیا کہنا	نازِ مشکِ ختن کی بات کرو
پڑھ کے راتوں میں سورہ اللیل	گیسوئے پر شکن کی بات کرو
سامنے رکھ کے سورہ والشمس	اُس رُخِ صنوفن کی بات کرو
جس کا دامن ہے امنِ رحمت	بس اُسی پنجبتن کی بات کرو
میری دیوانگی ہے اُن کا کرم	میرے دیوانہ پن کی بات کرو

ذکرِ بزمی کرو مددِ مہینے کا

رشتکِ جنت چمن کی بات کرو

## قطعہ

از قلم جناب نجم الدین احمد صاحب نتجی ہرابی

رابطہ کوئی نہیں ہے واسطہ کوئی نہیں	بہرِ ذکر و فکر ایسا سلسلہ کوئی نہیں
دل میں ہو یا دنی اور لب پہ ہو نعت نبی	اس سے بڑھ کر اور بھی مشغلہ کوئی نہیں

## نور ازل

جناب عبدالقدوس فاروقی صاحب جوہر بہرِ نغمی

وہ نورِ ازل گر ہو یدانہ ہوتا  
نصیب اس کو دیدارِ طیبہ نہ ہوتا  
اگر مشکین شاہِ والا نہ ہوتا  
وہ رشکِ مسیحا نہ آتے تو ہرگز  
یہ سب انکے جلوے کی تابش ہے ورنہ  
نسیمِ مدینہ نہ آتی تو جوہر  
شبِ زندگی کا سویرا نہ ہوتا  
جسے آپ نے خود بلایا نہ ہوتا  
تو شربِ بدلِ کدینہ نہ ہوتا  
مرے دردِ دل کا مداوا نہ ہوتا  
فلک پر کہیں کوئی تارا نہ ہوتا  
مرا غنچہ دل شکفتہ نہ ہوتا

## ایمانِ پارس

جذباتِ جنابِ پارس ناخدا صاحب بھرِ صومد سرِ شستہ تعلیم نگر اپکا بہرِ نغمی

پیار جس کے ہر دم میں تمہارا نہیں  
دوب جاتی مری کشتی زندگی  
آئیے دوار کا ہی بھکاری ہو میں  
آبدائیں کریں گی بھلا کیا مرا  
میں تصویر میں جلووں کی ناباباں  
شوکت گر ہے میں میں مری ناو ہے  
ہے یقین اور ایمانِ پارس یہی  
اس کا دونوں جہاں میں گذارا نہیں  
نام لب پہ جو ہوتا تمہارا نہیں  
اب کسی کا بھی جاگ میں سہارا نہیں  
کس کو سنکٹ میں تم نے اوبارا نہیں  
اس سے بڑھ کر ہے کوئی نظارہ نہیں  
تم جو چاہو تو مشکل کنارہ نہیں  
تم جو دیکھو تو کوئی ہمارا نہیں



# نعتِ پاک

فخرِ ملت جناب سید اصغر صاحب اصغر بہرائچی

## قطعہ

بہارِ گنبدِ خضر اکو درہِ رفوت      بلندیاں جسے افلاک کی سلام کریں  
ذہبِ نصیب نگار ہم سولے اصغر      کہ زیر سایہِ رحمت کبھی قیام کریں

شرفِ عطا ہو مجھے یہ فاتے پہلے      طلب ہو آپ کی کل خواہشات سے پہلے  
آویز ہے کہ دربارِ شاہِ عالی میں      سلام عرض کیا جائے نوتے پہلے  
انہیں کے واسطے پیدا ہوئے ہیں کل عالم      نہ تھا خدا کے سوا ان کی ذات سے پہلے  
جہاں میں ہم کو بھی روشنی نہ باقی تھی      حضور آپ کی ذات و صفات سے پہلے  
نگاہِ لطف و کرم آپ کی اگر ہو جائے      ملے نجات بھی پومِ نجات سے پہلے  
اسی سے فوت شانِ حضورِ طاہر ہے      درود شرط ہے ختمِ صلوات سے پہلے  
حضور آپ کی چوکھٹے ہیں گداہم سب      دکھائیں گنبدِ خضر اعانت سے پہلے  
جو چاہتے ہو کہ قائم ہے ادبِ اصغر      جو چاہتے ہو کہ قائم ہے ادبِ اصغر  
درود پاک پڑھوان کی بات سے پہلے      درود پاک پڑھوان کی بات سے پہلے

تقاضہٴ انسانیّت      کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا  
جو تمہارے ساتھ ہونا تمہیں ناگوار ہوتا





## قطعہ

میں دیر و حرم کی الجھن میں دانش بہت گھبرا یا ہوں  
کس راہ چلوں کس کا ہو رہوں یہ طے بھی نہیں کر پایا ہوں  
اعمال کی پونجی پاس نہیں پر ذوقِ ارادت تو دیکھو!  
دو کھپول عقیدت کے لیکر دربارِ نبیؐ میں آیا ہوں!

## تمنائے دل

روضہ احمد مختار کبھی دیکھیں گے  
حسرت دیدلئے بیٹھا ہوا کب سے دلیں  
ہے نیارت کی تمنا جو دل مضطر میں  
تیرہ تختی نے غم ہجر اگر بخشا ہے  
بڑی بچائیگی اس چشمِ کرم کستر سے  
باادب چلتی جہاں پر ہے نسیمِ سحری  
جس کا اندھ بھی خود آپ ہوا شیدائی  
منہی بخشے گئے یہ تو بڑی بات نہیں

وہ مینے کا چمن زار کبھی دیکھیں گے  
نگارِ طوف سے سرکار کبھی دیکھیں گے  
بختِ خفتہ کو کبھی بیدار کبھی دیکھیں گے  
وصل کا مطلعِ انوار کبھی دیکھیں گے  
بلیک کے جو مددگار کبھی دیکھیں گے  
گلشنِ طیبہ سرکار کبھی دیکھیں گے  
حزنِ حسن کا رخسار کبھی دیکھیں گے  
بخشے جائیں گے گنہگار کبھی دیکھیں گے

منہکِ حیاتِ ساقیِ مدینہ ہے دیال  
جامِ امید کو سرشار کبھی دیکھیں گے  
عاصیِ دیوِ دیال سرورِ استر و دیالِ ہرانی

# گیت

مجھ کو تم سے پیار محمدؐ  
 جھوٹی دنیا جھوٹے دھندارے  
 جھوٹا سب سار محمدؐ  
 عبد اللہ کے راج دلارے  
 تم سے جگہ جیار محمدؐ  
 پانہ سریکھے تم جلوہ گر  
 تالے صحابہ چار محمدؐ  
 میں نے تم سے پیار کیا ہے  
 جیت ہوئی یا ہمار محمدؐ  
 تم نے ایسی راہ بتائی  
 امت کے رکھوار محمدؐ  
 جادہ حق کا جو ہے راہی  
 راہ کے ہموار محمدؐ  
 کون بچا دے کون او بارے  
 نیا پڑی منجھار محمدؐ  
 مجھ کو تم سے پیار محمدؐ

مجھ کو تم سے پیار!!  
 جھوٹے رشتے جھوٹے چند س  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 آمنہ بی کے آنکھ کے تارے  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 عمرؓ و بکرؓ عثمانؓ و حیدرؓ  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 دل دے کر دکھ مول لیا ہے  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 جو منزل پر سیدرھی آئی  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 کیا ہوا اس کو خوفِ تباہی  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 مجبوری میں دیال پکارے  
 تم کو تم سے پیار!!  
 مجھ کو تم سے پیار!!  
 عادی ویاں بھائی



## میں نے بلی

جناب عمیل احمد صاحب اختر جمالی ہرائچی

ایمان نہیں ملتا تھا آتا ہے قرآن نہیں ملتا  
جو درد و ہوا کرتا ہے لمبے مرے اکثر  
جز کرے بلا و نجف و شیرب و بلی  
جب تک نظر آتا نہیں میخانہ بلی  
دیکھے جو نہیں بدلے خسارتی کے  
خود خالق کو نہیں بنالے جسے محبوب  
جسکے لولاک کا دامن نہیں ملتا  
جوز طیب کے اس کا کہیں دامن نہیں ملتا  
بخشش کا کسی جامری سامان نہیں ملتا  
اُس وقت ملک ساغر عرفان نہیں ملتا  
گلشن میں کہیں لطف بہاراں نہیں ملتا  
جز احمد مرسل کوئی انساں نہیں ملتا

پھیلے ہیں جوانوارنی و ہر میں اختر  
دنیا میں کہیں ایسا چراغاں نہیں ملتا

## حقیقت

انسان کو چاہئے کہ خیالِ قضا ہے ہم کیا رہینگے جب حبیبِ خدا ہے

## نعتِ پاک

جناب شوکت علی صاحب بشت جمالی ہرائچی

## قطعا

نہیر شان و شوکت نہ زرجاہتا ہوں نہ تنویر شمس و قمر چاہتا ہوں  
محبت ہو جسمیں حبیبِ خدا کی الٰہی وہ دل وہ جگر چاہتا ہوں

## ندائے جبریلؑ

جذبات شاعر ملت جناب جمال حسینی صاحب تہراچی

بہشتوں کے مالک فرشتوں کے آقا خدائی کے اک انداز آئے ہیں  
ہوں صن سماجی مودب مودب شہنشاہ کون و مکاں آئے ہیں  
تمنائے موسیٰ، دعائے مسیحؑ اوہ سجدہ گہ قدسیاں آئے ہیں  
بلاغت میں کمال فصاحت میں علیٰ فضائل کے اک گلستاں آئے ہیں  
محبت کا چشمہ مروت کے پیکر شفاعت کے وہ آسماں آئے ہیں  
اما انبوت و نور ہدایت وہ اک رحمت سیکراں آئے ہیں  
نہ دوزخ کا کھٹکانہ محشر کا غم ہے کہ وہ خواجہ خواجگان آئے ہیں  
لئے زلف عنبر میں حشر کے بادل پناہ غم عاصیاں آئے ہیں  
تھا چرچا فرشتوں میں معراج کی شب بے چارہ گریکساں آئے ہیں  
غریبوں کے ہمدانیموں کے بنس ہی خج اوہ ہر نس جاں آئے ہیں  
مزاج مقدس بہت سادہ سادہ لباس مہتر معنبر معنبر!  
لئے ہاتھ میں حل دوس قرآن ہنسیوں کی روح رواں آئے ہیں  
جمال ان کے قدموں تلے اپنی قسمت ہو چاہے اٹھائیں وہ چاہے گر آئیں  
ہے جن کا لقب احمد مجتبیٰ ہاں وہی ہادی و پاسیاں آئے ہیں

اللہ سب کا معبود ہے ۔ محمد اللہ کے رسول ہیں



# گیت

تاثرات جناب محمد حنیف خاں صاحب حنیف جمالی بہرائچی

آپ یسین بھی طہ بھی ہیں قرآن کے دھنی  
 یا رسول عربی شاہِ اُمم باخہ گہوا  
 آپ کے نور سے شمس و قمر و نجم بنے آپ ہیں شمعِ فروزاں یہ سب لوگ دیے  
 آپ کے پیارے نبی محفلِ ہستی ہے سچی  
 یا رسول عربی شاہِ اُمم باخہ گہوا  
 وہ ابو بکرؓ و عمرؓ اور وہ عثمانؓ و علیؓ ایک صدیقِ لقب ایک ہیں عادلِ لقبی  
 ایک ہیں شیرِ خدا ایک مُلقب یہ غنی  
 یا رسول عربی شاہِ اُمم باخہ گہوا  
 اک اشارہ کے یہ تابع ہوئے سب لوگ و قلم آپ کا عالم بھی ہے ختمِ رسلِ لطف و کرم  
 کل قیامت میں گناہوں کی جو پریش کی گھڑی  
 یا رسول عربی شاہِ اُمم باخہ گہوا  
 ہے تہائے حنیف آپ کا دیکھئے ہوسہ بقعہٗ نور وہی گنبدِ خضریٰ آقا  
 ضبط کی تاب نہیں روکے ہواں بے بال و پری  
 یا رسول عربی شاہِ اُمم باخہ گہوا



# منعتِ پالت

جناب اطہر اشد خاں صاحب اطہر جمالی بہرائچی  
قطعا

جلوہ گاہِ حضور دیکھیں گے      مرکزِ رنگِ نور دیکھیں گے  
اپنی قسمت میں آکر اظہر      ہم مدینہ ضرور دیکھیں گے

## ذوقِ دیدار

لے ہے جنوں یا دوکارِ مدینہ      ہیں آنکھوں میں نقشِ نگارِ مدینہ  
عقیدت کی پونجیِ ارادت کا حاصل      مری جان وایاں تثارِ مدینہ  
مرادِ ذوقِ دیدارِ طیبہ ہو پورا !      دکھائے الٰہی دیارِ مدینہ  
مدینے میں گلہائے جنت کے بدلے      چنوں گا میں پلکوں کا رخِ مدینہ  
وہیں چل کے دم توڑ دے اپنا اظہر      جہاں ہیں مکین تاجدارِ مدینہ

## ادائے مسلمان

جناب شوکت علی صاحب لبش جمالی بہرائچی

اگر نصیب ہو دو گز میں مدینے کی      ہے کون جس کو تمنا ہے گئی جینے کی  
تمام عالم امکان ہمک ہمک اٹھا      جو باد آئی ہے سرکار کے پیچھے کی  
مہرے تو ان کیلئے اور چئے تو ان کیلئے      ادا ہی ہو مسلمان کے مرنے جینے کی  
خروشنے راہ میں تھکے جو ساتھ چھوڑ دیا      جنونِ عشق نے کی رہبری مدینے کی  
یہ خیرا ہے لازم لبش سخنِ در کو      کوسے نہ فکر کبھی بے وضو مدینے کی



## نعت شریف

جناب عبد الخالق صا آکا جمالی بھلا چئی

معراج شرف تیرا اعلیٰ ہے نبی کا	مکی، مدنی، ہاشمی و مطلبی کا
اعجاز بھی یہ کلم نہیں اتنی لقبی کا	قرآن ہم آہنگ ہے نطق عربی کا
محبوب تھے احمد ہیں محبان کا اُحد ہے	اک میسم ہے جو بیچ میں روضے دوتی کا
مقصد تھا ہی پرہیز اسلام ہوا و نجا	صدیق کا عثمان کا فاروق و عثمانی کا
سُرخ یہ بتاتی ہے شفق تاب افق کی	خون لب بھی جھلکتا ہے حسین ابن علی کا
لے ابن علی ساتھی کوثر کے نواسے	شاہد ہے فرات آج تری تشنہ لبی سوا
اصحابِ نبی آلِ نبی کے رہیں پیرو	
اے آکا یہ فرمان ہے ہر ایک ولی کا	

## قطعا

از شاعر فطرت جناب رستم علی صاحب شیدا ابی تالے۔ بہرا چئی

ان کا حسنِ کرم پکار لیا	ورنہ کیا جانے ہم کہاں ہوتے
ہم سے منزل بچھڑ گئی ہوتی	اور ہم گردِ کارواں ہوتے



# نعتِ پاک

از شاعر فطرت جناب مہتمم علی صاحب شیدا بی۔ اے بہر گنجی

حسنِ عالم کا ہر منظر دل نشیں، ایک بھی دل کو لیکن گوارا نہیں،  
 ہو تصور میں روئے نئی جلوہ گر، اس سے بڑھ کر کوئی بھی نظارہ نہیں  
 جاں نثار محمد ہوں قسمتِ سحر میں، آج حاصل ہے معراجِ مہتی مجھے  
 چو متی ہے قدم ہر خوشی ہر نفس، میرے چہرے سے غم آشکارا نہیں  
 ہم خطا کار ہیں ہم گنہگار ہیں، اس قدر سر پہ عصیاں کے انبار ہیں  
 اے شفیع الوریٰ ماسوا آپ کے، مغفیرت کا کوئی بھی سہارا نہیں  
 لے شہِ انس جاں رحمتِ دو جہاں، خاتم المرسلین شافع المذنبین  
 اپنے در پہ خدارا بلا لیجئے، اب کہیں بھی ہمارا گذارا نہیں  
 جس نے راہِ صداقت میں سرِ پدیا، آبرور کھ ہی لی دین و ایمان کی  
 آج تک ابنِ شیر خدا کی طرح کیسے حق کسی نے سنوارا نہیں  
 کیوں غموں سے دل جاں ہراساں کروں، زلفِ احسانِ انبی پریشاں کوں  
 منزلیں خیمِ دل کائیں گی بڑھ کر گلے، اُن کا شیدا ہوں میں بے سہارا نہیں





# نعت مبارک

از قلم جادوگر قسم جناب شفیق احمد صاحب آفتاب بہرائچی

## قطعہ

تری یاد میری حیات ہے، ترا ذکر میری نماز ہے

ترا نام و جبر حیات کل، تری ذات بندہ نواز ہے

تو ارزا پرودہ دری ہے، اک ادائے عرض نیاز ہے

وہ تو راز حسن مجاز ہے، یہ نکھار حسن مجاز ہے

## نعت

حیات واقف آداب بندگی ہو جائے

بڑھے کچھ اتنا غم دل کہ زندگی ہو جائے

خودی بھلی رشک کرے ایسی بخودی ہو جائے

کہیں جو صل علیٰ ہمنوا کلی ہو جائے

اولیں قرنی کا غم اپنی زندگی ہو جائے

کہیں جو شان احمد حسن احمدی ہو جائے

فرشتے رشک کن ایسا آدمی ہو جائے

ہر ایک قول عمل سیرت النبی ہو جائے

نصیب آنکھوں کو گر جلوہ نبی ہو جائے

الٰہی خلش و درد دائمی ہو جائے

متاع ہوش خود نذر عاشقی ہو جائے

ختن ختن ہوا اعدا و رحمن رحمن احمد

جواب سرمد و منصوبے تڑپ دل کی

فرستے جھوم اٹھیں گنگنائیں روح الامیں

کمال عظمت انسان حضور کی معراج

بہرین عشق نبی یا الہامی وہ حیات

تجلی دردِ ندان سے آفتاب محفل

وسکراہیں اندھیرے میں روشنی ہو جائے

## اپنا مشرب قطعہ

نہ غرض ہے دیر و حرم سے کچھ نہ کہتی کچھ مراد کام ہے  
تو جی تجوید پھر اراد یہ نصیب اپنا مارا م ہے  
تراؤ کر پائت ہو جس جگہ سے بچے کا وہ مقام ہے

## نعت پاک

وہود مشرب انبیا اللہ اللہ  
شگفتہ مسرت سے ہر غمخیز دل  
کھڑے دست بستہ ہیں جن دلا نکٹ  
ہے روح رواں گلشن معرفت میں  
نہ ڈوبے گی اب بحر عصیاں میں کشتی  
شریک غم بیکساں ہو ترا دل  
اماں بن گئی دشمن جاں کی خاطر  
گنہ گار بھی شافع المذنبین سے  
مریض غم دو جہاں کے لئے بس  
تصور میں خیر البشیر آرہے ہیں  
تمہیں شان امت تمہیں شان رحمت

ظہور حبیب خدا اللہ اللہ  
زباں پر ہے صل علی اللہ اللہ  
یہ انسان کا مرتبہ اللہ اللہ  
ہمارے رخ مصطفیٰ اللہ اللہ  
محمد ہیں خود نا خدا اللہ اللہ  
ہے تلقین خیر الوری اللہ اللہ  
شرہیں کی عفو خطا اللہ اللہ  
لگا بیٹھے ہیں آسرا اللہ اللہ  
ہے ذکر نبی اک ووا اللہ اللہ  
پنچھا درکروں انپہ کیا اللہ اللہ  
زمانہ ہے مدحت سرا اللہ اللہ

کے کوئی کیسے دیال اس کو کافر  
نہا پر جو دل ہو خدا اللہ اللہ

غافل دیال

بھگت دیال



# گیت

جناب ادرا لیں صاحب عنبر ایچہ اے۔ دسکندی پوریاں فوجی

کوئل کوئی مریلا چہکے  
کلیاں چٹکیں پھولوا تہکے

کچھ ایسی بدلی گھر آئی  
اُن کی یاد کے ڈوے کھنکے  
بھولا بھالا اُن کا تبسم  
رہسیر بن گئے بھولے تہکے  
نوری نیناں ہم سب کے غم  
رحم و کرم کے ساغر پھیلے  
کاندھ پہ سوہت کالی گھسی  
صدقے میں جہکے بخشش کلکے  
کوئل انگلی پیاری پیاری  
منی بچھی سسرے لہکے  
نازک گورے سندر چرناں  
ہنس ہنس گیا حمت چہرے کے  
کاش وہ کہنے خشر میں ہنس کر  
روپڑ تا قدموں پر گر کے  
کچھ ایسی بھینی بو چھانی  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
پیارا پیارا اُن کا تکلم  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
رحمت کے گھن برسے جھم جھم  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
لطف و عطا کی بھینی بدلی  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
جس سے آب شیریں جاری  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
عش کی زینت فرش کے گناں  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
عنبر دیکھ ادھر آ منت ڈر  
کوئل کوئی مریلا چہکے  
کلیاں چٹکیں پھولوا تہکے

## نعت شریف

جناب دوست محمد صاحب کیفیت بھراچی  
قطعاً

نور احمد سے ہر ذرہ معمور ہے سارا کون دکان طور ہی ٹوٹے  
سمجھ محمد و طیبہ انھیں کیفیت جو عقل کنڈا سکی اور چشم بے نوٹے

## ذوق شعور

اے ذوق شعور جب نبیؐ گر تجھ کو قریب آجائے  
چھپکے جو نظر کعبہ ہو پوچھوں کھلتے ہی مدینہ آجائے  
گردابِ بلا میں چشمِ کرم ادنیٰ سی کر دیں ختمِ رسل  
ہنگامہ طوفاں خود لے کر ساحلِ پیغینہ آجائے  
اے ذوق جبیں وہ سجدے ہوں پکھے جو تر اذوقِ سجدہ  
مادہ ہوشی میں کعبہ جھوم اٹھے زاہد کو لپیٹہ آجائے  
اعجازِ نظر وہ پیدا کر اے جوشِ جنون دیدہ تر  
جس سمت نظر اٹھ جائے نظر ہر شے میں مریہ آجائے  
یہ دولت ہستی کیا شے ہے سرمد نے کہا یہ مقتل میں  
توحید کا جس کے بدلے میں نایاب نگیں آجائے  
فردوس پنچھا ور کیفیت پہ ہو تھرا اے تہنم اے زاہد  
نام اپنا غلام احمدؒ میں گر زینہ بزینہ آجائے



## نعت شریف

جناب اکمل صاحب بھرائی

روٹھ تم جاؤ تو گزشتہ زمانہ ہو جائے  
 ذرہ چورہ میں چراغاں ہو تمھارے دم سے  
 چاہنے والے ہی دنیا میں رہے خانہ خراب  
 وہ بھی دن لائے جوں نام تو موتی برسے  
 آنکھ اٹھاؤ تو بھرتی ہو پ میں سایہ چھائے  
 کاش پوری ہو بھی سرت دل دنیا میں  
 تم اگر جاؤ تو یہ قطرہ بھی دریا ہو جائے  
 تم جو منہ پھیر لو تو ختم او جالا ہو جائے  
 چاہتے آپ ہیں غم کیونہ گوارا ہو جائے  
 آنکھ سوا شک جو ٹپکے تو ستارا ہو جائے  
 مسکراؤ تو سویسے کا نظارہ ہو جائے  
 سبز گنبد کا کسی روز نظارہ ہو جائے

آرزو دید کی مدت سے لئے ہے اکمل  
 اس کی جانب بھی کبھی ایک اشارہ ہو جائے



## نعت شریف

جناب محمد صاحب برخان صاحب بھرائی

در نیل پہ جو حاضری ہو تو دل کو صبر و قرار آئے  
 نثار کر دوں میں جان اپنی وہ دن جو پردہ کار آئے  
 نظر جو آئے وہ سبز گنبد الہی طاری ہوا ایسی رقت  
 خوشی کے آنسو نکل رہے ہوں رونا زار و قطار آئے

وہ کاش طیبہ کا میکہ ہو حضور ساقی ہوں یہ گدرا ہوا  
 ہو میکشی کا کچھ ایسا عالم خرد و فروزاں خارا آئے  
 گناہ و حل جائیں عاصیوں کے نصیب نہ دشمن ہوں یکسوں کے  
 سنوار دے گر جہاں کا داتا تو زندگی ہیں بہار آئے  
 ضرور طوفاں بھی دے سلامی جو آپ کشتی کے ناخدا ہوں  
 خوشی میں موجیں اٹھیں کچھ ایسی کہ جس سے حل کو پیار آئے  
 ازل سے میری یہ آرزو ہے کہ اوج پہ ہو نصیب میسر  
 کبھی تو میری نظر کے آگے وہ روضہ ذی وقار آئے  
 مدینہ جانے کی پھر خوشی ہو صبا کے لب پر صدای ہی ہو  
 شہر مدینہ بلا رہے ہیں مجھے نہ کیوں اعتبار آئے  
 کبھی حضوری ہو میری صبا تو باب رحمت پہ یوں کمونگا  
 یونہی ہو چشم کرم گدا پہ مدینہ یہ بار بار آئے

سلام بدر گاہ خیر الانام

جناب قدرتی بنی شہدادی  
 مسیحیاح لامکاں سے میرا سلام کہنا  
 اسے زائران طیبہ کے پیغام کہنا  
 عقیقی کے واسطے یہی نیک کام کہنا  
 ان سے جو ہیں بنائے نطق و کلام کہنا  
 اور ہوا اگر یہ ستر تو صبح و شام کہنا  
 مسیحیاح لامکاں سے میرا سلام کہنا



سردارِ انیس جاں سو کراؤ وہاں سے      اُمت کے ہر باں سے ہستی کے ارداں سے  
 سوزِ غم ہماں کے پُرساں بلیساں سے      عیسیٰ النفس سراپا صد غیرتِ جہاں سے  
 سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا  
 نبیوں کے پیشواے سرکارِ مصطفیٰ سے      جو ہیں سفیعِ محشر محبوبِ کبریا سے  
 الشمس و الفجر کی تبتاب پر دنیا سے      اُسرے کے میہاں سے سر تاجِ انبیا سے  
 سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا  
 آنکھوں کو روشنی دیں طیبہ کی جہیاں سے      جذباتِ صدق پریمِ زندگی نکھار سے  
 خاموشیاں فضا کی جوت بھی بکھار سے      جب جوشِ بکراں کی بیتابیاں اُبھار سے  
 سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا  
 اُشدرن وہ لائے جاؤ سوئے مدینہ      خود نا خدا بلا میں درہم رواں سفینہ  
 آجائے سامنے جہاں طاف کا خزمینہ      بیجا نہ قہر کشی ہدم بصدِ قرینہ  
 سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

## نعتِ پاک

جنابِ ممتازِ علی صاحبِ وحشی جمالی بھرا چئی  
 معراجِ نبویہ وحشی ہے انسانوں میں انساں بھی دیکھو  
 تم لاکھ نہرل خواں دیکھ چکے اب ایک بذل خواں بھی دیکھو  
 لا احوال و لا قوۃ پڑ اس دشمن دیں پر لازم ہے  
 دنیا کے اخوت میں جس کو کردار کا شیطان بھی دیکھو



چھپ چھپ کے یہاں جو چاہو کر و محشر کے تلاطم سے نہ ڈرو  
 ہو جائیگی مٹکاری ساری میداں میں غریباں بھی دکھو  
 معراج کی شب ہو کر ہی رہا یہ فیصلہ حق و باطل کا  
 صدیقؑ کا ایساں بھی دکھو جو جہل کا خفقال بھی دکھو  
 کل چاک گریبانی پر جو ہستے تھے کوئی اُن سے کدے  
 وحشی یہ کرم فرما اب ہیں سر تاج رسولان بھی دکھو  
 تا اثرات جناب سکھد یو پر شاد صبا سبھا بسمل الہ آبادی  
 میں نہ بھولوں بھولوں کا اٹھیں جو مرے سر پہ احسانِ سولؐ عربی  
 لے لیا دل میں اگر نامِ مصیبت میں بھی مشکلیں جو گئیں سان سولؐ عربی

## عظمتِ مدنیہ شریف

شاعر مزاح جناب ابوالحسن خاں صاحب سہل جالی بھرائی

وہ جس کی نظر کھائے غارِ مدینہ	بھلا کیوں نہ دیکھے ہمارے مدینہ
ہوئی آنکھ خیر چکا چوتھے سے	موم کیجئے تاجدارِ مدینہ
جسے دیکھ کر جو جہل جل رہا تھا	وہی ہے وہی ہے نگارِ مدینہ
فلکِ آسمان پھاٹک ہوئے تکتے	وہ گنبدِ ہرا تا بدارِ مدینہ
لوہِ جہل کی کیوں نہ پھرائیں آنکھیں	نظر آئے جب شاہکارِ مدینہ
دھنکے گاراپہں توجی پھر آنکھیں	وہ کوثرِ بکھ آبتِ شامِ مدینہ
لگائے ہیں آنکھوں سے لانی لانا لک	سراپائے دار و مدارِ مدینہ
اگر سہل پائے بنی کا سہارا	تو آساں ہو پھر رگزارِ مدینہ



# امدادِ غیبی

گھماتے عقیدت کی ڈالی بارگاہِ رسالت میں متجس کرے میں  
 من پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا ان کا تذکرہ بے محل ہے۔ سب سے بڑی  
 وقتِ امن وقت محسوس ہوئی جب اس کی اشاعت کا مسئلہ سامنے آیا۔  
 مالی مشکلات نے مایوسی کی شکل اختیار کر لی تھی کہ غریب امید کی  
 ایک کرن نمودار ہوئی۔ میری ٹمٹ ڈواور عرق ریزی نے ایک فرشتہ صفت  
 انسان جناب مخدوم شاکر سلمان صاحب عباسی ایڈووکیٹ کو متاثر کیا اور  
 انہوں نے نہایت فراخی اور گرمخوشی سے فرمایا "ماشر صاحب آپ اس  
 معمولی سی بات کھینچنے قطعاً پریشان نہ ہوں میں آپ کے وعدہ کرتا ہوں کہ  
 آپ کے اس کا خیر کو پایہ تکمیل تک پہنچا دوں گا آپ کسی بات کی فکر نہ کیجئے  
 انشاء اللہ یہ کام ہو جاوے گا۔"

میں نے گذشتہ عید مل میں صاحب موصوف کو دعائیں دیں اور  
 طہیّان کی سانس لی۔ یہ ایک غیبی امداد میں تو کیا ہے۔ بقولہ ذیل ہر از سر نو  
 اعتبارِ غیبی ہوا۔

مشکلے نیت کہ آساں نہ شود

مرد مایہ کہ ہر آساں نہ شود

احقر دیہی دیال سرور

# کتاب ملنے کے پتے

- ۱۔ ماسٹر وی بی دیال سر دیو استو  
۵۹۔ گڈری شہر بہرائچ یو۔ پی
- ۲۔ حامد بکڈ پو محلہ قاضی پورہ  
نزد مسلم مسافر خانہ۔ بہرائچ یو۔ پی
- ۳۔ سندر پن اسٹور اسٹیل گنج تالاب  
چوک بازار۔ بہرائچ یو۔ پی

نوٹ: کتب فروش حضرات کیلئے مقبول کمیشن کی تفصیلات  
رعایت ہے